صفة الصفوة
http://siqarahlibrary.blogspot.com/
http://siqarahlibrary.blogspot.com/
مترجم:
شاہ محمد چشتی
للإمام
أبي الفرج عبد الرحمن بن الجوزي
٥١٠ - ٥٩٧ھ
http://siqarahlibrary.blogspot.com/

صِفَةُ الصَّفْوَة

للإمام

أبي الفرج عبد الرحمن بن الجوزي

٥١٠ - ٥٩٧ھ

مترجم:

شاہ محمد چشتی

جلد دوم

ادارہ پیغام القرآن
٤٠ - اردو بازار ○ لاہور
Ph:042-37323241

http://siqarahlibrary.blogspot.com/

نام کتاب	———	صفۃ الصفوہ (جلد دوم)
مصنف	———	عبدالرحمٰن ابن الجوزی
مترجم	———	شاہ محمد چشتی
پروف ریڈنگ	———	شاہ محمد چشتی
سال اشاعت	———	۲۰۱۲ء
اہتمامِ اشاعت	———	محمد محسن
طابع	———	غلام مصطفیٰ پریس، لاہور
قیمت	———	روپے

ملنے کا پتہ

نظامی کتب خانہ درگاہ بابا صاحب پاکپتن

حسیب پبلشنگ ھاؤس ایوانِ علم پلازہ، اُردو بازار، لاہور

احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن، علامہ اقبال روڈ، راولپنڈی

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی

http://siqarahlibrary.blogspot.com/

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر

بسطام کے مشہور بزرگ

۶۷۹- حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ

آپ کا اصل نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشان تھا (سروشان آتش پرستی کے بعد مسلمان ہو گئے تھے) عیسیٰ کے تین لڑکے تھے ابو یزید درمیانی تھے' آدم بڑے اور علی سب سے چھوٹے تھے اور یہ سب کے سب عبادت گزار اور دنیا سے بے تعلق تھے۔

○ حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابتداء میں میں نے چار چیزوں میں غلطی کی تھی' مجھے وہم تھا کہ اس کا ذکر کیا کرتا ہوں، اسے پہچانتا، اس سے پیار رکھتا اور اس کی تلاش میں لگا رہتا ہوں اور جب آخر تک آ پہنچا تو پتہ چلا کہ اس کا ذکر میرے ذکر سے پہلے موجود تھا۔ اس کی طرف سے میری پہچان، میری طرف سے اس کی پہچان سے پہلے تھی اور وہ میرے چاہنے سے بھی پہلے مجھے چاہتا تھا۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تیس برس تک مجاہدہ کرتا رہا تو مجھے پتہ چلا کہ علم اور اس پر عمل سے بڑھ کر مجھے کوئی مشکل شے نہیں ملی اور اگر علماء کا آپس میں اختلاف نہ ہوتا تو میں اس میں پھنس جاتا جبکہ خالص توحید کے علاوہ کسی اور بات میں علماء کا اختلاف رحمت ہوتا ہے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی خواہش کے مطابق کام کرے، وہ اپنے آپ سے واقف نہ ہوگا۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا کہ ایک عارف شخص کی پہچان کیا ہوتی ہے؟ تو فرمایا: جو ذکر نہ چھوڑے، اس کا حق ادا کرنے سے تھک نہ جائے اور اس کے علاوہ کسی اور سے لو نہ لگائے۔

پھر فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیئے اور کچھ سے منع کیا تو لوگوں نے اس پر عمل کیا، ہاں کچھ لوگوں نے اس پر عمل چھوڑ کر چھوڑنا ہی عادت بنالی لیکن میں تو اللہ سے اللہ ہی کو چاہتا ہوں۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے اس کی تہلیل کرنا (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) بتادو تو میں اس کے بعد کوئی اور کام نہیں کروں گا۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں خوف کھانے کے باوجود تم پر خوش ہوں تو تیری طرف سے امن ملنے پر کیوں خوش نہ ہوں گا؟

○ پھر پوچھا گیا کہ انہیں معرفت کیسے ملی تو فرمایا: مال ضائع کر کے اور اس کے مال کا سہارا لے کر۔

○ پھر فرمایا کہ اللہ نے اپنے ولیوں کے دلوں کو دیکھا تو ان میں سے کچھ کے دل معرفت کے لائق نہ تھے لہٰذا انہیں اپنی عبادت میں لگا دیا۔

○ عباس بن حمزہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھنا چاہی اور جب تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا چاہے تو اللہ کے نام کی بڑائی کی وجہ سے ہمت نہ ہوئی اور وہ کانپ اٹھے بلکہ میں نے ان کی ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز سنی جس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تعجب اس بات پر نہیں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، میں تو فقیر آدمی ہوں بلکہ تعجب تو اس بات پر ہے کہ بادشاہ اور مالک ہونے کے باوجود تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تیس برس یوں گزرے کہ میں جب بھی ذکر کرنا چاہتا تو کلی کرتے ہوئے زبان کو صرف اس بنا پر دھویا کرتا کہ اللہ کا عظیم الشان ذکر ہو سکے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبادتوں میں کچھ ایسی آفتیں ہیں جن میں انہیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ انہیں گناہوں میں لیا جائے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک بندہ یہ خیال کرتا ہے کہ مخلوق میں اس سے بڑھ کر بھی کوئی شرارتی موجود ہے تو وہ تکبر کر رہا ہوتا ہے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ سے دور ہونے میں تین لوگ تین وجہ سے سخت گنے جاتے ہیں جن میں سے پہلا زاہد ہے جو اپنے زہد کی وجہ سے، دوسرا عبادت گزار اپنی عبادت کی وجہ سے، تیسرا عالم اپنے علم کی وجہ سے سخت گنا جاتا ہے پھر فرمایا کہ مسکین زاہد کو اگر یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو تھوڑا قرار دیا ہے تو وہ دنیا کے کتنے حصے کا مالک ہوا اور اپنے قبضے والی چیز میں کتنا زہد کیا ہے؟ رہا عبادت گزار تو اگر وہ اپنے اوپر عبادت میں اللہ کا احسان دیکھے تو اپنی عبادت میں اس احسان کو پہچانے گا' رہا عالم تو اگر وہ جان لے کہ اللہ کا بتایا ہوا سارا علم لوحِ محفوظ میں سے صرف ایک سطر ہے تو اس عالم کے پاس اس سطر کا کتنا علم ہے اور اس نے اپنے اس علم پر کتنا عمل کیا ہے؟

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کا ذکر غفلت سے کیا اور اس کی خدمت اسے چھوڑ کر کی' یہ بھی فرمایا: لوگوں میں سے اس کی طرف زیادہ اشارہ کرنے والا وہ ہے جو اس سے دور ہو چکا۔

○ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کس کی صحبت میں رہوں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے کہ تمہیں اس سے کوئی ایسی شے چھپانے کی ضرورت نہ پڑے جو اللہ کو تمہارے اندر معلوم ہے۔

○ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ سے تیس برس تک غائب رہا اور یہ غائب ہونا میرا اس کے ذکر سے غائب ہونا تھا اور جب اس سے الگ ہوا تو میں نے اسے ہر حال میں پایا۔ اس پر ایک شخص نے اس سے کہا کہ تمہیں کیا ہوا کہ سفر نہیں کرتے ہو؟ اس نے کہا: کیونکہ میرا ساتھی سفر نہیں کرتا اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اس پر اس سوال کرنے والے نے کہا کہ کیا کھڑے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے؟ اس پر حضرت ابو یزید نے فرمایا کہ علماء نے دریائی پانی برتنے میں حرج نہیں سمجھا کیونکہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ جانور حلال ہوتا ہے اور پھر فرمایا: ہم نہروں کو چلتا دیکھتے ہیں تو ان میں شور شرابا اور خراٹے ہوتے ہیں اور جب وہ دریا کے قریب پہنچتی اور اس میں گھل مل جاتی ہیں تو ان کے شور شرابے اور تیزی میں کمی

آجاتی ہے اور دریا کے پانی میں اس کے پانی کا پتہ ہی نہیں چلتا اور نہ دریا میں پانی کی زیادتی کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس سے نکلنے پر اس کا پتہ چلتا ہے۔

- قاسم حداد کہتے ہیں: حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سیر و سیاحت کے لئے نکلے اور دریائے دجلہ پر ٹھہرے تو وہاں آپ سے شیطان کی ملاقات ہوئی جس پر آپ نے اپنا چہرہ پھیر کر کہا: تیری عزت کی قسم! تو جانتا ہے کہ میں نے اس کی وجہ سے تمہاری عبادت بالکل نہیں کی لہٰذا تو اس کی وجہ سے مجھے اپنے آپ سے پردے میں نہ کر۔
- عبدالصمد بن محمد بتاتے ہیں کہ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ ایک رات بسطام کی حفاظتی شہر پناہ پر چڑھے اور فجر تک اس کے اوپر گھومتے رہے۔ وہاں آپ "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا چاہتے تھے لیکن ان پر اللہ کے نام کا رعب چھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے نام ان کی زبان سے نکل نہیں رہا تھا اور جب فجر کا وقت ہو چکا تو اتر پڑے جہاں انہیں خونی پیشاب آیا۔
- حسن بن علویہ کے مطابق حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک رات میں اپنے محراب میں بیٹھی تو اپنے پاؤں پھیلا لئے جس پر مجھے ہاتف نے آواز دیکر کہا: جو بادشاہوں کے ساتھ بیٹھنا چاہے تو اس کے مناسب یہ ہوتا ہے کہ بہتر طور پر ادب کیا کرے۔
- حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب کے مقابلے میں اللہ سے دور ہونے والا شخص وہ ہوتا ہے جو اس کی طرف بڑھ کر اشارہ کرتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا کو پکی پکی تین طلاقیں دیدی ہیں جن میں میں رجوع نہیں کروں گا اور میں صرف اللہ ہی کا ہو چکا ہوں اور فریاد کرتے ہوئے اسے آواز دی ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اس شخص جیسی دعا کر رہا ہوں جس کا تیرے سوا کسی سے تعلق نہ ہو اور جب مجھے دعاء کی سچائی اور میرے نفس کی بے امیدی کا پتہ چلا تو اس دعا کی قبولیت کی بنا پر جو چیز سب سے پہلے میرے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ اس نے مجھے اپنا آپ بھلا دیا اور ساری مخلوق کو میرے سامنے لا کھڑا کیا حالانکہ میں ان سے منہ پھیر چکا ہوں۔
- حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ کی بیوی کے مطابق انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے نفس کو اللہ کی طرف بلایا لیکن اس نے انکار کرتے ہوئے بے فرمانی کی تو میں اسے چھوڑ کر اللہ کی طرف چلا گیا۔
- ابو موسیٰ دیبلی کے مطابق حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب لوگ حساب و کتاب سے بھاگتے ہیں اور اس سے کنارہ کرتے ہیں لیکن میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میرا حساب و کتاب لے۔ اس پر ان سے کہا گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ شاید اس دوران وہ مجھ سے یوں کہہ دے: "اے میرے بندے!" تو میں اس کے جواب میں لبیک کہوں تو اس کا یہ کہنا میرے لئے دنیا اور اس کی ہر شے سے زیادہ پیارا ہوگا، پھر وہ میرے ساتھ جو سلوک چاہے، کرلے۔
- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ اے بارِ خدا! تجھ سے ملنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس نے فرمایا کہ اپنا آپ چھوڑ کر چلے آؤ!
- ابو موسیٰ دیبلی کہتے ہیں: کسی نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس کے ذریعے میں اپنے رب کا قریبی بن جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے ولیوں سے محبت کرو تا کہ وہ تجھ سے محبت کرنے لگیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے

ولیوں کے دلوں پر نظر فرمایا کرتا ہے تو شاید وہ کسی ولی کے دل میں تمہارا نام دیکھ کر ہی تجھے بخش دے۔

- حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ کے بھتیجے حضرت عیسیٰ بن آدم بتاتے ہیں کہ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ زور دیتے ہوئے اپنے نفس کو نصیحت کرتے تھے کہ: اے ہر برائی کی جڑ! عورت کو ماہواری آتی ہے تو وہ تین یا زیادہ سے زیادہ دس دنوں میں پاک ہو جاتی ہے لیکن اے نفس! تو پاک ہوتے ہوئے بھی بیس تیس برس سے اڑا ہوا ہے تو کب پاک ہوگا؟ تمہیں پاک ذات کے سامنے کھڑا ہونا ہے تو لازم ہے کہ پاک ہو کر کھڑے ہو۔
- حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا میں لوگ نکاح اور کھانے پینے کے مزے لیتے ہیں اور آخرت میں بیاہی جانے والی اور لذت والی چیزوں کے مزے لیں گے لیکن میں دنیا کی چیزوں پر مزہ لینے کی بجائے اللہ کا ذکر کرتا ہوں اور آخرت میں اللہ کی زیارت کے مزے لوں گا۔
- ابو موسیٰ دیبلی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو یزید دیبلی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت میں رہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کی صحبت میں رہو کہ جو بیماری پر تمہاری بیمار پرسی کرے، گناہ پر تمہاری توبہ قبول کرے اور تمہارے دل کی وہ باتیں جانے جو اللہ جانتا ہوتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رب العزۃ کی زیارت کی تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ یزید کے علاوہ ہر ایک مجھ سے کچھ مانگتا ہے لیکن وہ مجھے لینا چاہتا ہے۔

ابو نعیم اصفہانی بتاتے ہیں کہ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے صرف ایک حدیث کی روایت ملتی ہے جسے انہوں نے ابوالفتح حمصی کے ذریعے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقین کی کمزوری یہ ہوتی ہے کہ تم اللہ کو ناراض کرتے ہوئے لوگوں کو خوش کرو۔"

ابو نعیم تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ روایت ابو یزید پر ٹھونسی گئی ہے' یہ ان کی حدیث نہیں اور حمصی کے ذکر میں ان کی کوتاہی سامنے آتی ہے کہ انہوں نے اسے آپ کے نام پر چسپاں کر دیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جس حدیث کی طرف ابو نعیم نے اشارہ کیا ہے وہ وہی ہے جسے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ذکر کیا ہے لیکن میرے سامنے حضرت ابو یزید کی تین اور حدیثیں ہیں جن میں سے دو کا ثبوت نہیں ملتا تو میں نے ان کا ذکر نہیں کیا جبکہ تیسری قریب وقت کی ہے تو صرف اسی کو ذکر کر رہا ہوں:

حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ کے بھانجے حضرت ابو موسیٰ دیبلی بتاتے ہیں کہ حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی کے مطابق سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو انہوں نے عرض کی کہ شاید ان میں مجبور شخص بھی ہوگا' آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لوگ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

وصال

آپ تہتر برس کی عمر میں ٢٦١ھ کو فوت ہوئے۔

چھٹا طبقہ

۴۴۳۔حضرت سفیان بن سعید ثوری رضی اللہ عنہ[1]

○ یزید بن ہارون بتاتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے تیس سال کی عمر میں علم پڑھا۔

○ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں علم نہ پڑھتا تو میرا غم بہت تھوڑا ہوتا۔

○ محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں: میں نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ تو آپ کو سفیان ثوری کہتے ہیں لیکن آپ رات بھر سوتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ خاموش رہو کیونکہ تقوے کی بنیاد یہی ہے۔

○ حضرت علی بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثوری رضی اللہ عنہ کو مکہ کے راستے میں دیکھا تو جوتوں سمیت ان کی ہر شے کی قیمت کا اندازہ لگایا جو ایک درہم اور چار دانق بنتی تھی۔

○ حضرت علی بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کو مکہ کے راستے میں دیکھ لو اور تمہارے پاس دو فلس پیسے ہوں جنہیں صدقہ کرنا چاہو اور سفیان کے بارے میں تمہیں کچھ علم نہ ہو تو میرا خیال یہ ہے کہ تم انہی کے ہاتھ میں دیدو گے۔ میں نے کبھی بھی انہیں مجلس میں گلی طرف نہیں دیکھا بلکہ وہ دیوار کی طرف بیٹھا کرتے' دیوار کا سہارا لیتے اور دونوں گھٹنے اکٹھے رکھتے۔

○ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اللہ سے ڈرتے ہوئے تعجب ہوتا ہے کہ میں مرا کیوں نہیں لیکن میرا وقت مقرر ہے، میں اللہ سے ڈر کر چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے ایسی پریشانی دور کرے جو میرے ہوش اڑا دے۔

○ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات کے وقت چیخ و پکار سن کر سر پر ہاتھ رکھ لیتا ہوں اور یہی سمجھتا ہوں کہ عذاب آرہا ہے۔

○ حضرت عبثر فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سورج ڈھلنے سے پہلے نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس آیت پر پہنچے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ (مدثر) (جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن بڑا سخت ہوگا) تو چلا کر بھاگ اٹھے، لوگ انہیں حمراء کے مقام سے واپس لائے۔

○ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے سب سے بڑی پریشانی موت کی سختی ہے جس سے مجھے ڈر لگتا رہتا ہے کہ وہ مجھ پر سختی کر رہا ہے اور ایسے موقع پر اگر میں اس سے آسانی کا سوال کروں گا تو آزمائش میں پڑ جاؤں گا۔

○ یوسف بن اسباط بتاتے ہیں کہ حضرت سفیان نے عشاء کی نماز کے بعد مجھ سے کہا کہ مجھے لوٹا لا دو، میں نے سامنے کیا تو

[1] سفیان بن سعید بن مشرق ثوری، ابوعبداللہ کوفی، پختہ عالم، حافظ حدیث، فقیہ اور عبادت گزار تھے۔ امام تھے، ساتویں طبقہ میں پیشوا تھے، حدیث میں تدلیس کر لیتے۔ چونسٹھ برس کی عمر میں ۱۶۱ھ کو فوت ہوئے۔

انہوں نے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا جبکہ بایاں ہاتھ اس کے اوپر رکھا، میں سو گیا اور جاگا تو فجر ہو چکی تھی جبکہ لوٹا ان کے دائیں ہاتھ میں اور بائیاں ہاتھ اس کے اوپر رکھا تھا، میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! دیکھو فجر ہو چکی ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: جب سے تم مجھے لوٹا دیکر گئے ہو میں آخرت کے بارے میں سوچے جا رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ آپ جب سوچنا شروع کرتے تو خون آلود پیشاب کرتے۔

○ حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے آج تک لوگوں میں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے نرم دل نہیں دیکھا۔ وہ رات کے ابتدائی حصے میں سوتے' پھر خوف کے مارے کپڑے جھاڑتے اور گھبرا کر آگ، آگ کہتے اٹھے اور فرماتے کہ میں جہنم کو یاد کر کے نہ تو سوتا ہوں اور نہ مرضی کا کام کر سکتا ہوں' پھر وضو کے بعد یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تجھے میری ہر ضرورت کا پتہ ہے جسے بتانے کی ضرورت نہیں، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے خلاصی دیدے! اے اللہ! خوف مجھے جگاتا ہے اور یہ تیری ان نعمتوں میں سے ہے جو تو مجھ پر مسلسل کرتا ہے۔ اے اللہ! اگر مجھے علیحدہ رہنے کا بہانہ مل جاتا تو میں لمحہ بھر کے لئے بھی لوگوں میں نہ رہتا اور یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتے جس میں ان کا رونا تلاوت سے رکاوٹ بنتا اور زیادہ رونے کی وجہ سے مجھے ان کی تلاوت سننے کا موقع نہ ملتا اور میں حیاء اور رعب کی وجہ سے ان کی طرف نظر نہ اٹھا سکتا تھا۔

○ اسحاق بن ابراہیم جہنی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ثوری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے اور وہ ایک شخص سے رات میں کئے کام پوچھ رہے تھے' وہ بتا رہا تھا اور آپ گھوم کر سب سے پوچھتے جا رہے تھے۔ آخر سب نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے ہم سے پوچھا تو ہم نے بتا دیا۔ اب آپ بتائیں کہ رات کو کیا کرتے ہیں؟ فرماتے ہیں: میں رات کی ابتداء میں سوتا ہوں اور نیند کو روکتا نہیں اور جب جاگ جاتا ہوں تو اللہ کی قسم دوپہر کو بھی نہیں سوتا۔

○ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برے قاریوں نے قرآن کو دنیا حاصل کرنے کے لئے سیڑھی بنا رکھا ہے' وہ کہا کرتے ہیں کہ ہم امیروں کے پاس بے چینوں کی بے چینی دور کرنے جاتے ہیں اور قیدیوں کی رہائی کے متعلق بات کرتے ہیں۔

○ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کے بھانجے حضرت علی بن حمزہ کہتے ہیں: میں حضرت سفیان کا پیشاب لے کر حکیم کے پاس گیا جو گھر سے نکلا نہیں کرتا تھا چنانچہ میں نے دکھایا تو اس نے کہا کہ یہ حنفی کا نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ تو دوسروں سے اچھا ہوگا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں جس پر میں نے سفیان سے کہا کہ وہ خود آئے ہیں، آپ نے کہا کہ انہیں اندر لے آؤ، میں اندر لے گیا انہوں نے نبض کی حرکت دیکھی اور باہر نکل آئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے حنفیوں میں ایسا شخص نہیں دیکھا، یہ تو ایسا شخص ہے کہ غم نے اس کا کلیجہ کاٹ دیا ہے۔

○ حضرت عبدالرحمن بن مہدی بتاتے ہیں کہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ ایک رات میرے پاس ٹھہرے اور جب انہیں مشکل لگا تو رونے لگے، اس پر کسی نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! لگتا ہے کہ تم بہت گنہگار ہو' انہوں نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر کہا کہ میرے گناہ تو اس سے بھی ہلکے ہیں لیکن مجھے ڈر لگتا ہے کہ موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے۔

○ حضرت عبدالرحمن ہی نے حضرت سفیان کی موت کی رات بتایا کہ انہوں نے اس رات کو نماز کے لئے ساٹھ مرتبہ وضو کیا اور سحری کے وقت مجھ سے کہا کہ اے ابن مہدی! مجھے گال کے بل زمین پر لٹا دو کیونکہ میں مردار ہوں، اے ابن مہدی! موت

کتنی مشکل ہے اور اس کی بے چینی کتنی سخت ہے۔

وہ کہتے ہیں: میں حماد بن فرید اور ان کے شاگردوں کو بتلانے کے لئے نکلا، دیکھا تو وہ مجھے آگے سے ملے اور کہا کہ اللہ ت کو اس کا اجر دے۔ میں نے پوچھا کہ تمہیں ان کی موت کا کیسے پتہ چل گیا؟ انہوں نے کہا کہ آج رات صبح کو وہ ہم میں سے ایک کو ملے۔ ان سے کہا گیا تھا کہ سن لو! سفیان ثوری فوت ہو گئے ہیں۔

○ حضرت ابن ابجر فرماتے ہیں کہ جب حضرت سفیان ؓ کی موت کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: اے ابن ابجر! میرا حال تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں، میرے پاس آنے والوں کو دیکھو، میں ان کے پاس بہت سارے آدمی لایا جن میں حماد بن سلمہ بھی تھے، وہ آپ کے سر سے بہت قریب تھے۔ حضرت سفیان نے سانس کھینچا تو حماد نے کہا: خوش ہو جاؤ کہ تم مشکل سے نکل آئے ہو اور رب کریم کے سامنے جا رہے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا اے ابو سلمہ! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے جیسے کو بخش دے گا؟ انہوں نے کہا: ہاں اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس سے وہ خوش ہو گئے۔

○ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری ؓ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انہوں نے کہا: صرف یہ ہوا کہ مجھے لحد میں اتارنے کی دیر تھی کہ میں اللہ کے سامنے کھڑا تھا، اس نے مجھ سے بہت تھوڑا حساب لیا اور پھر جنت میں لے جانے کا حکم دیا، ابھی میں حس و حرکت سے بغیر جنت کے درختوں اور نہروں میں گھوم ہی رہا تھا کہ ایک آواز سنی، کہنے والے نے کہا، سفیان بن سعید! ہمیں یاد ہے کہ ایک دن آپ نے اپنی خواہش کو چھوڑ کر اللہ کا حکم پہلے مانا تھا، میں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم! پھر پوری جنت میں سے مجھے بکھرے کپڑوں نے اپنے اندر لے لیا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری ؓ بہت بڑے تابعین سے ملے تھے اور آپ نے حضرت اعمش، منصور، محمد بن منکدر، عبداللہ بن دینار اور عمرو بن دینار ؓ سے روایت کی ہے۔ ان کی سندیں بے شمار ہیں۔

پیدائش و وصال

آپ کی پیدائش سلیمان بن عبدالملک کے دور میں ۹۷ھ کو ہوئی اور ۱۶۱ھ کو فوت ہوئے۔ آپ خلیفہ مہدی کے دور میں بھی جا چھپے تھے۔ آپ کی کلام اور روایتیں بہت ساری ہیں، یہاں ہم نے جو بھی لکھا ہے، مختصر ہے کیونکہ ہم نے ان کے حالات ایک کتاب میں جمع کئے ہیں، جس کے تیس جز ہیں لہٰذا دوسری تصنیفوں میں دوبارہ لانا مناسب نہیں۔ واللہ الموفق

۴۴۴- حضرت اسید بن صلہب ؓ

○ حضرت حسن بن صالح کے مطابق حضرت اسید بن صلہب ؓ نے فرمایا کہ اگر میں دعا کر دوں تو پرندے میرے گرد آ گر پڑیں، پھر حسن بتاتے ہیں کہ اگر وہ فوت نہ ہو گئے ہوتے تو میں ان کی یہ بات کسی کو نہ بتاتا۔

۴۴۶،۴۴۵- صالح بن حی کے لڑکے علی و حسن ؓ

○ حضرت محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ صالح کا نام حی تھا اور صالح بن صالح یہی کہلاتے ہیں جو علی و حسن جڑواں بھائیوں کے والد تھے، علی ایک گھڑی پہلے پیدا ہوئے، اسی بناء پر حسن ان کی عزت کرتے تھے اور ان کے بارے میں ابو محمد کے الفاظ بولتے تھے۔

حضرت وکیع بن جراح بتاتے ہیں کہ حضرت علی و حسن ؓ صالح بن حی کے بیٹے تھے، ان کی والدہ رات کے تین حصے کرتیں چنانچہ حضرت علی تو تہائی رات تک عبادت کر کے سو جاتے پھر حضرت حسن تہائی تک رہنے کے بعد سو جاتے اور آخری تہائی میں ان کی والدہ عبادت کرتیں اور جب وہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے رات کے دو حصے کئے چنانچہ وہ دونوں یکے بعد دیگرے صبح تک عبادت کرتے لیکن جب علی بھی فوت ہو گئے تو حضرت حسن پوری رات عبادت کرتے۔

○ حضرت صالح عجلی فرماتے ہیں کہ ان کے گھر میں قرآن کا ختم ہر رات ہوتا تھا۔ تیسرا حصہ والدہ، تیسرا علی اور ایک تہائی حسن پڑھا کرتے اور جب دونوں کی والدہ فوت ہو گئیں تو دونوں مل کر ختم کرتے اور جب علی فوت ہوئے تو حضرت حسن ہر رات ختم کرتے۔

○ حضرت حسن بن حی ؓ بتاتے ہیں کہ میرے بھائی نے فوت ہونے والی رات میں کہا تھا کہ اے بھائی! مجھے پانی پلاؤ! حالانکہ میں اس وقت نماز کے لئے کھڑا تھا' فارغ ہو کر میں پانی لے آیا اور کہا: اے بھائی! انہوں نے جواب میں لبیک کہا، میں نے کہا کہ یہ پانی لے لو انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی پیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کس نے پلایا حالانکہ میرے اور آپ کے سوا یہاں کوئی بھی نہیں، انہوں نے کہا کہ ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام پانی لے کر آئے اور پلا کر مجھے کہا کہ تم، تمہارے بھائی اور باپ ان لوگوں میں شامل ہو جن پر اللہ کا انعام ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہید اور صالح لوگ، یہ کہتے ہی ان کی روح نکل گئی۔

○ حضرت عبدالرحمٰن بن مطرف بتاتے ہیں کہ حضرت حسن بن حی جب اپنے بھائی کو خط لکھنا چاہتے تو انہیں ایک تختی پر لکھ کر دے دیا کرتے۔

○ حضرت عبدالقدوس بن بکر خنیس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن صالح اور ان کے بھائی حضرت علی ؓ کے علاوہ ان کی والدہ سب مل کر رات کی عبادت کے لئے ایک دوسرے کی امداد کرتے تھے، رات کو سوتے نہ تھے اور دن کو روزہ نہ چھوڑتے تھے اور جب ان کی والدہ فوت ہو گئیں تو دونوں نے اپنے آپ اور اپنی والدہ کی طرف سے رات کی عبادت اور روزے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی، پھر جب علی فوت ہو گئے تو حضرت حسن اپنی اور ان دونوں کی طرف سے رات کو عبادت کیا کرتے۔

حضرت حسن ؓ کو 'حیۃ الوادی' (یعنی پوری وادی میں نہ سونے والے) کہتے تھے، وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے جان بوجھ کر سونے پر اللہ سے شرم آتی ہے، ہاں نیند کی زور سے سو جاتا ہوں اور جب سو کر جاگتا اور پھر سوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری آنکھوں

۳۹۶-حضرت سوید بن شعبہ میر بوعی رضی اللہ عنہ

بنو تمیم میں سے تھے اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں کوفہ کے مقام پر حد بندی کی تھی۔

○ حضرت ابوحیان تیمی کے والد بتاتے ہیں کہ میں حضرت سوید بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچا (یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے لئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں حد بندی کردی تھی) دیکھا تو وہ چہرہ نیچے کئے اپنے آپ کو کپڑے سے یوں ڈھانپے ہوئے تھے کہ اگر ان کی بیوی انہیں یوں نہ کہتی کہ "میرا بال بچہ آپ پر قربان! ہم آپ کو کیا کھلائیں اور کیا پلائیں؟" تو میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آتی کہ کپڑے کے نیچے کوئی چیز موجود ہے۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: اے بھتیجے! میری سرین کی ہڈیوں کے سروں اور پیٹھ میں تکلیف ہے' اس کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں اور اللہ کی قسم! میں اس بات میں ناخن کے تراشہ جتنی بھی کمی کرنا نہیں چاہتا۔

۳۹۷-حضرت معضد بن یزید عجلی رضی اللہ عنہ[1]

کنیت ابوذر تھی۔

حضرت معضد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے شہد کی مکھی ہو جانے کی بھی پرواہ نہ ہوتی:

دوپہر کی پیاس، سردی کی لمبی رات اور رات میں اللہ کی کتاب سے لطف اٹھانا۔

حضرت ہمام بتاتے ہیں کہ میں حضرت معضد رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو انہیں سجدے میں دیکھا جو اس میں یوں کہہ رہے تھے:

اے اللہ! مجھے تھوڑی سی نیند کا موقع دیدے اور پھر عبادت شروع کردی۔

مؤلف فرماتے ہیں: حضرت معضد سے کوئی روایت نہیں ملتی کیونکہ وہ عبادت ہی میں لگے رہے۔

۳۹۸-حضرت اویس بن عامر بن جریر بن مالک قرنی رضی اللہ عنہ[2]

حضرت علقمہ بن مرثد نے اویس بن انیس لکھا ہے اور اویس بن حلیس بھی لکھا ملتا ہے۔

○ حضرت اُسیر بن جابر بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں جب یمن سے کوئی مدد آیا تو آپ نے لانے والوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان میں اویس بن عامر بھی ہیں اور پھر حضرت اویس کے پاس جا کر پوچھا کہ کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر پوچھا: کیا آپ مراد اور پھر قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں' انہوں نے کہا کہ آپ کو پھلبہری کی بیماری تھی جس میں سے ایک درہم جتنی جگہ کے علاوہ دوسرا حصہ ٹھیک ہو گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں' انہوں نے پوچھا: کیا آپ کی والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

---

[1] ابوذر کنیت، عبادت گزار اور تہجد گزار تھے۔

[2] تابعین میں سے سردار تھے۔ امام مسلم نے ان کی کلام لکھی ہے۔ صفین میں شہید ہوئے۔

آپ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ "تمہارے پاس یمن کے علاقے مراد پھر قرن سے اویس بن عامر غلہ کے کچھ مددلے کر آئے گا۔ اسے پھلبہری کی بیماری ہوگی اور ایک درہم جتنی جگہ کے علاوہ جسم کا دوسرا حصہ صحیح ہو چکا ہوگا' اس کی والدہ زندہ ہوگی جس کی وہ خوب خدمت کرتا ہوگا' اگر وہ اللہ کو قسم دے دے تو اللہ اسے پورا کردے گا' اگر تم اس سے اپنی بخشش کی دعا کرا سکو تو اس کی کوشش کرنا لہٰذا آپ میری بخشش کے لئے دعا کردیں۔ اس پر انہوں نے دعا کردی"۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: کوفہ جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: چاہو تو میں آپ کے لئے وہاں کے عامل کو لکھ دوں جو آپ کی ضرورت پوری کردے، انہوں نے کہا کہ مجھے لوگوں کی ڈھول میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

حضرت اسیر بتاتے ہیں کہ اگلے سال یمن کا ایک معتبر شخص حج کے لئے آیا تو حضرت عمر سے ملا' آپ نے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا کہ تم انہیں کس حال میں چھوڑ کر آرہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں انہیں گھٹیا حالت اور کم مال والا چھوڑ کر آیا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا تھا کہ تمہارے پاس یمن کے علاقے مراد اور پھر قرن سے اویس بن عامر غلہ کے کچھ مددلے کر آئیں گے، اسے پھلبہری کی بیماری ہوگی جس سے انہیں ایک درہم جگہ کے علاوہ شفا ہو چکی ہوگی' ان کی والدہ ہوگی جس سے وہ اچھا سلوک کرتے ہوں گے، وہ اگر اللہ پر کوئی قسم ڈالیں گے تو اللہ اسے پوری کرے گا" اور اگر تم ان سے اپنی بخشش کی دعا کرا سکو تو ضرور کرا لینا۔"

جب وہ کوفہ پہنچا تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہا کہ میرے لئے بخشش کی دعا کریں' انہوں نے کہا کہ تم تو اچھے سفر سے ابھی آئے ہو' تم میرے لئے دعا کرو۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ عمر سے ملے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، انہوں نے آپ کے لئے بخشش کی دعا کی تو لوگوں کو آپ کا پتہ چل گیا چنانچہ آپ جدھر منہ آیا، چل دیئے۔

حضرت اسیر کہتے ہیں: میں نے انہیں اوڑھنے کے لئے چادر دی اور جب بھی کوئی شخص ان پر یہ چادر دیکھتا تو پوچھا کرتا کہ اویس کو یہ چادر کہاں سے ملی ہے؟

یہ حدیث صرف امام مسلم نے ذکر کی ہے۔

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے صوفی، چھپنے والے، نیک، بکھرے بالوں والے، دھول پڑی چہروں والے اور پتلے پیٹ والے کو پسند کرتا ہے جو امیروں سے ملنا چاہیں تو انہیں اجازت نہیں ملتی، اچھے گھرانے والی عورتوں کو نکاح کا پیغام دیں تو بیاہ نہیں جاتے، غائب ہو جائیں تو ڈھونڈے نہیں جا سکتے، کہیں جائیں تو کسی کو ان کی خوشی نہیں ہوتی، بیمار ہوں تو کوئی بیمار پرسی نہیں کرتا اور فوت ہوں تو کوئی بھی ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوتا۔

صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ان میں سے ایک کو دیکھنا چاہیں تو کسے دیکھیں؟ فرمایا: وہ اویس قرنی ہے' انہوں نے پوچھا کہ اویس قرنی کون ہیں؟ فرمایا: اس کی آنکھیں سیاہ سرخی مائل، سرخ سفید بالوں والا، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلے والا، درمیانے قد والا، خوب گندمی رنگ والا، ٹھوڑی سینہ کی طرف جھکانے والا، آنکھوں کو سجدے کی جگہ رکھنے والا، دائیں کو بائیں ہاتھ
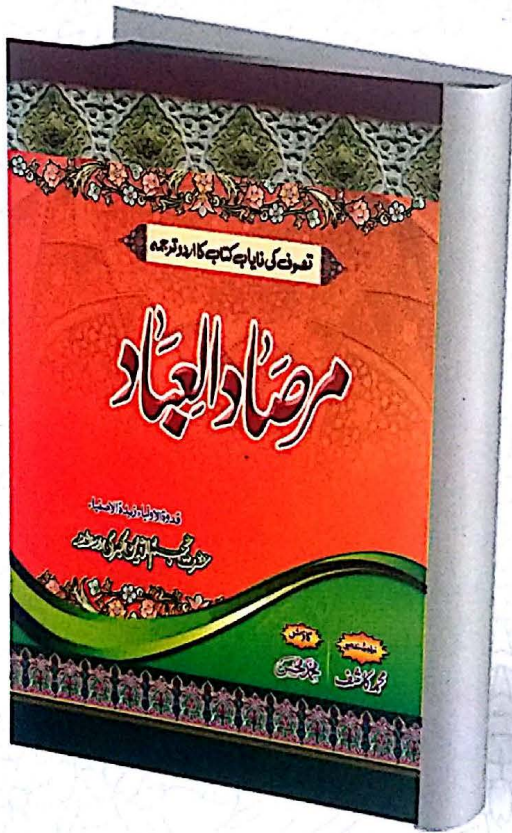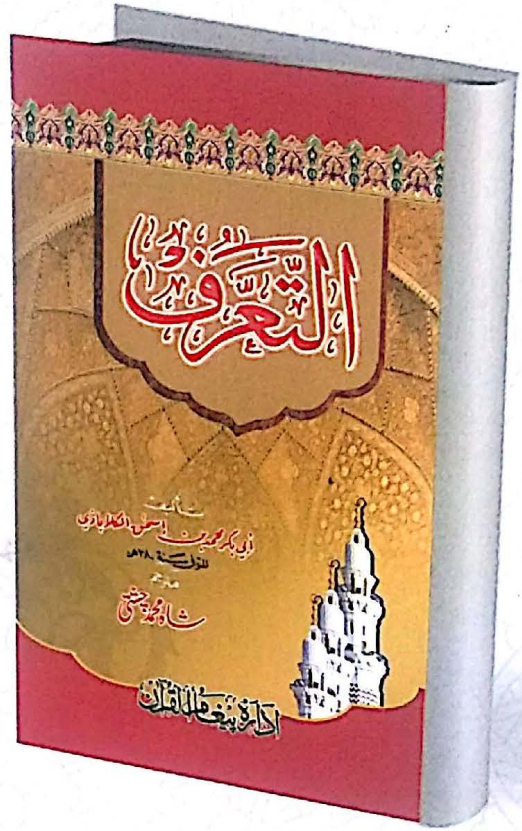
ادارہ پیغام القرآن ۴۰۔ اردو بازار ۰ لاہور
Ph:042-37323241

اپنی پسندیدہ کتاب کی فرمائش کیجئے

سرکار دوعالم ﷺ نے علم کو صدقہ جاریہ قرار دیاہے۔اس لئے تحصیل علم کے ذرائع بڑی اہمیت وافادیت رکھتے ہیں ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ لائبریز کا قیام وفروغ بھی ہے۔ایسے اداروں کی مالی خدمت حقیقت میں اشاعت علم اور صدقہ جاریہ ہے، سواس ضمن میں صقارہ لائبریری کی انتظامیہ فرمائشی کتب کے لئے کچھ شرائط پیش کرتی ہے جس سے آپ اپنی معمولی سی کاوش سے صدقہ جاریہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(۱)۔فرمائشی کتب کا فی صفحہ ایک روپے سکین کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔یعنی دو سو صفحات کی کتاب پر دو سو روپے ہدیہ ہو گا۔

(۲)۔کتاب مجلد کر کے بھجوانے پر تین رروپے فی پرنٹ کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔جس میں کتاب کی جلد اور ڈاک خرچ بھی شامل نہیں ہو گا۔یعنی دو سو صفحات پر چھ سو روپے اخراجات ہونگے۔

(۳)۔پرنٹنگ اور سکیننگ کی یہ سہولت کتب کے علاوہ بھی ان ہی شرائط سے دستیاب ہے۔یعنی ایک روپیہ فی سکین،اور تین روپے فی پرنٹ۔

برائے رابطہ

عقیل احمد قریشی

03319110527

/http://knooz-e-dil.blogspot.com

/http://siqarahlibrary.blogspot.com

ibne_m.jee@hotmail.com

https://web.facebook.com/aqeelqureshi5680

/https://web.facebook.com/knoozedil

خصوصی التماس

اہل ثروت حضرات سے اپیل کی جاتی ہے صقارہ پبلک لائبریری کے ساتھ خصوصی تعاون فرمائیں

(1)لائبریری کو کتب ہدیہ کی جائے

(2)لائبریری کے اخراجات میں مدد کی جائے

(3)کتب سکین کر کے کنوز دل بلاگ ای لائبریری کو دی جائے جن کو انٹرنیٹ پر شائع کیا جائے گا

(4)بک سکیننگ کے اخراجات برداشت کیا جائے

(5)نایاب کتب کے ڈھونڈنے میں مدد کی جائے وغیرہ وغیرہ